ہمارے ہاں تعلیم اور تعلیم گاہوں کے تقدس کا ذکر ، دیکھتے دیکھتے ہی ہمارے ہاں تعلیم گاہوں کا تقدس ختم ہو گیا ، اساتذہ کا احترام ختم ہو گیا ، اور طلبہ کا اساتذہ پر اعتماد ختم ہو گیا ، اب تعلیم گاہوں کا تقدس بحال کرنا ہے تو اساتذہ کو اپنا مقام خود بنانا ہوگا

(معلم/اساتذہ کا احترام)

ڈاکٹر ہما بشیر ، ماہر ماحولیات ، نشتر یونیورسٹی

ملتان ۔ تعلیم گاہوں کے تقدس کا ذکر ہو تو ہمارے ذہن میں ماضی کے وہ مناظر گھومنے لگتے ہیں جب استاد کو باپ کا درجہ دیا جاتا تھا ، جب طلبہ اپنے اساتذہ کے سامنے سر اٹھانے کا تصور بھی نہیں کرتے تھے ، جب تعلیم گاہوں میں ادب، احترام اور نظم کی فضا ہوتی تھی ۔ لیکن آج صورتحال اس قدر تبدیل ہو چکی ہے کہ تعلیم گاہوں کا تقدس ایک خواب بن کر رہ گیا ہے ۔ اساتذہ کا احترام ختم ہو چکا ہے ، طلبہ اور اساتذہ کے درمیان فاصلے بڑھ گئے ہیں ، تعلیم گاہوں میں نظم و ضبط کا فقدان ہے ۔ یہ صورتحال نہ صرف تعلیمی نظام کے لئے لمحہ فکریہ ہے بلکہ پورے معاشرے کے لئے ایک سوال ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو کیا سکھا رہے ہیں ۔ اساتذہ کا احترام کسی بھی معاشرے کی اخلاقی بنیاد ہوتا ہے ۔ استاد صرف کتابی علم نہیں دیتا بلکہ زندگی گزارنے کے طریقے، سوچنے کا انداز اور معاشرے میں رویے سکھاتا ہے ۔ جب استاد کا مقام گھٹتا ہے تو پورا معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہو جاتا ہے ۔ ماضی میں طلبہ اساتذہ کے سامنے نظریں جھکا کر بات کرتے تھے ، ان کی رائے کو اہمیت دیتے تھے ، ان کے فیصلوں کو تسلیم کرتے تھے ۔ آج صورتحال یہ ہے کہ طلبہ اساتذہ کو دوست سمجھتے ہیں ، ان کے فیصلوں پر سوال اٹھاتے ہیں ، ان کے رویے میں ادب کی جگہ بے تکلفی نے لے لی ہے ۔ یہ تبدیلی بظاہر مثبت دکھائی دیتی ہے کہ استاد اور شاگرد کے درمیان فاصلے کم ہوئے ہیں ، لیکن اس کے نتائج بہت خطرناک ہیں ۔ جب استاد کا مقام کم ہوتا ہے تو علم کی قدر بھی کم ہو جاتی ہے ۔ طلبہ سمجھتے ہیں کہ استاد کو کچھ نہیں آتا ، وہ صرف نوکری کر رہا ہے ، وہ ہمیں کچھ نہیں سکھا سکتا ۔ یہ سوچ نسل در نسل منتقل ہو رہی ہے ۔ اساتذہ کا احترام ختم ہونے کی وجوہات پر غور کیا جائے تو کئی پہلو سامنے آتے ہیں ۔ سب سے پہلے تو معاشی دباؤ ہے ۔ استاد کی تنخواہ اتنی کم ہو چکی ہے کہ وہ اپنے گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لئے ٹیوشن پر انحصار کرتا ہے ۔ جب استاد خود معاشی مسائل کا شکار ہو تو وہ طلبہ کو کیا سکھائے گا ؟ دوسرا پہلو میڈیا کا ہے ۔ میڈیا نے استاد کی جو تصویر پیش کی ہے وہ منفی ہے ۔ ڈرامے، فلمیں اور سوشل میڈیا پر اساتذہ کو مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے ۔ یہ تصویر نئی نسل کے ذہن میں استاد کی عزت کو کم کر دیتی ہے ۔ تیسرا پہلو تعلیمی نظام کا ہے ۔ امتحانی نظام میں استاد کا کردار صرف پرچہ بنانے اور نمبر دینے تک محدود ہو گیا ہے ۔ استاد کا تربیتی کردار ختم ہو گیا ہے ۔ طلبہ کو اخلاق، برداشت اور معاشرتی رویے سکھانے کا کام اب کتابوں میں نہیں ہے ۔ چوتھا پہلو والدین کا رویہ ہے ۔ والدین اکثر بچوں کے سامنے استاد کی شکایت کرتے ہیں ، استاد کو الزام دیتے ہیں ، استاد کی عزت کو کم کرتے ہیں ۔ یہ رویہ بچے کے ذہن میں استاد کی عزت کو ختم کر دیتا ہے ۔ پانچواں پہلو سوشل میڈیا کا ہے ۔ سوشل میڈیا پر اساتذہ کی تصاویر، ویڈیوز اور تبصرے اکثر منفی انداز میں پیش کئے جاتے ہیں ۔ یہ رویہ نوجوان نسل کے ذہن میں استاد کی عزت کو کم کرتا ہے ۔ اساتذہ کا احترام بحال کرنے کے لئے ہمیں کئی سطحوں پر کام کرنا ہوگا ۔ سب سے پہلے تو اساتذہ کو خود اپنا مقام بنانا ہوگا ۔ استاد کا مقام اس کے علم، اس کے کردار اور اس کے رویے سے بنتا ہے ۔ جب استاد خود مطالعہ کرے گا، نئی معلومات سے آگاہ رہے گا، طلبہ کے ساتھ مثبت رویہ رکھے گا تو طلبہ خود اس کا احترام کریں گے ۔ دوسرا پہلو حکومت کی پالیسی ہے ۔ حکومت کو اساتذہ کی تنخواہیں بہتر بنانی ہوں گی تاکہ وہ معاشی دباؤ سے نکل سکیں ۔ میڈیا کو اساتذہ کی مثبت تصویر پیش کرنی ہوگی ۔ تیسرا پہلو والدین کا ہے ۔ والدین کو بچوں کے سامنے اساتذہ کی عزت کرنی ہوگی ۔ اگر والدین خود استاد کی عزت کریں گے تو بچے بھی عزت کریں گے ۔ چوتھا پہلو تعلیمی نظام کا ہے ۔ امتحانی نظام میں استاد کا کردار بڑھانا ہوگا ۔ استاد کو صرف پرچہ بنانے والا نہیں بلکہ تربیت کرنے والا سمجھا جائے ۔ پانچواں پہلو سوشل میڈیا کا ہے ۔ سوشل میڈیا پر اساتذہ کی مثبت تصویر پیش کرنی ہوگی ۔ میڈیا کو اساتذہ کی قربانیوں کو اجاگر کرنا ہوگا ۔ اساتذہ کا احترام بحال کرنا ہمارا قومی فریضہ ہے ۔ جب تک استاد کا مقام بلند نہیں ہوگا، تب تک تعلیم کا معیار بلند نہیں ہو سکت